قسط (۱۲)

مرتب: مولانا حافظ عرفان الحق اظہار حقانی
استاد جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

عہد طالبعلمی میں مولانا سمیع الحق مدظلہ کے علمی منتخبات

ماخوذ از خودنوشت ڈائری ۱۹۵۵ء

عم محترم حضرت مولانا سمیع الحق صاحب دامت برکاتہم آٹھ نو سال کی نوعمری سے معمولات کی ڈائری لکھنے کے عادی تھے۔ ان ڈائریوں میں آپ اپنے ذاتی اور عظیم والد شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق ؒ کے معمولات شب و روز اور اسفار کے علاوہ اعزہ و اقارب' اہل محلہ و گردوپیش اور ملکی و بین الاقوامی سطح پر رونما ہونے والے احوال و واقعات درج فرماتے۔ آپ کی اولین ڈائری ۱۹۴۹ء کی لکھی ہوئی ہے۔ جس سے آپ کا ذوق اور علمی شغف بچپن سے عیاں ہوتا ہے۔ جب ان ڈائریوں پر سرسری نگاہ ڈالی گئی تو معلوم ہوا کہ جا بجا دوران مطالعہ کوئی عجیب واقعہ' تحقیقی عبارت' علمی لطیفہ' مطلب خیز شعر' ادبی نکتہ' اور تاریخی عجوبہ آپ نے دیکھا تو اسے ڈائری میں محفوظ کر لیا۔ ضروری سمجھا گیا کہ کیوں نہ مطالعہ کے اس نچوڑ اور سینکڑوں رسائل اور ہزارہا صفحات کے عطر کشید کو قارئین کے سامنے پیش کیا جائے جس سے آئندہ آنے والی نسلیں اور اسیران ذوق مطالعہ استفادہ کر سکیں۔ تاہم یہ واضح رہے کہ نہ تو یہ مستقل کوئی تالیف ہے اور نہ ہی شائع کرنے کے خیال سے اسے مرتب کیا گیا ہے۔ اسلئے ان میں اسلوب کی یکسانیت اور موضوعاتی ربط پایا جانا ضروری نہیں............... (مرتب)

حضرت شیخ الحدیث ؒ کی مصروفیات

شیخ الحدیث ؒ کی امروہہ آگرہ میں طالب علمی:

امروہہ کے ایک ڈاکٹر کو (شیخ الحدیث مولانا عبدالحق ؒ) نے فرمایا کہ میں طالب علمی کے زمانہ میں امروہہ میں چھ ماہ رہ چکا ہوں' جن دنوں مولانا عبدالشکور لکھنوی اور مولانا کا مناظرہ دس دن ہوا تھا۔ مولانا عبدالرحمٰن امروہوی کی ملاقات بھی ہوا کرتی تھی۔ آگرہ میں بھی تعلیم حاصل کی۔ (جنوری ۵۵)

حاجی ترنگزئی صاحب ؒ کے لئے دوسفر

والد ماجد نے فرمایا کہ میں ایک بار قنداری باجوڑ گیا' جب کہ حضرت حاجی صاحب بقید حیات تھے اور ان کے لڑکے

بادشاہ گل صاحب اور خان آف نواگئی کی لڑائی تھی اور ایک دفعہ حاجی صاحب مرحوم کی وفات کے بعد بھی گیا' حضرت حاجی صاحبؒ سے والد ماجد بیعت بھی ہوئے۔ (جنوری ۵۵)

حاجی ترنگزئی صاحبؒ سے بیعت اوران کا اظہار اعتماد:

جناب عثمان الدین [1] استاد اکوڑہ کہتے ہیں کہ میں بھی حضرتؒ کے ساتھ حاجی صاحب ترنگزئیؒ کی خدمت میں جانے والے رفقاء میں سے تھا' حضرت حاجی صاحب ترنگزئی مرحوم کے ہاں دور دراز کی مسافتوں اور مشقتوں کے بعد جمعرات کی شام کو ہم لوگ وہاں پہنچے حضرت حاجی صاحب ترنگ زئی کو جب یہ معلوم ہوا کہ مولانا عبدالحق صاحب جو ایک مشہور عالم دین ہیں' تشریف لائے ہیں' تو انہوں نے آپ اپنی خاص قیام گاہ میں بلایا ہم سب کو خصوصی کھانا کھلایا جمعہ کے دن نماز جمعہ سے قبل حضرت شیخ الحدیثؒ نے حضرت صاحب ترنگ زئی کے حکم کی تعمیل میں نہایت بلند پایہ تقریر کی۔ جمعہ کے بعد حضرت حاجی صاحب نے اپنی ٹوپی مبارک اتار کر آپ کے سر پر رکھ دی جو کمال محبت واعتماد کی دلیل ہے اور غالباً بیعت پھر جمعہ کی نماز کے بعد ہوئی۔ حضرت نے بے حد دعائیں کیں۔ دو تین دن نہایت اعزاز واکرام سے رکھا اور اکثر اپنے ہیں کی خاص مجالس میں رکھا ایک مجلس میں حضرت کے صاحبزادے بادشاہ گل صاحب کے ساتھ ذکر کے موضوع پر عجیب وغریب گفتگو رہی' اسی سفر کے بعض رفقاء حاجی محمد یوسف جناب قدرت شاہ اور جناب شیرین صاحب وغیرہ بھی ساتھ تھے۔ (جنوری ۵۵)

سنت رسول ﷺ کی مخالفت میں پاکستان اسٹینڈرڈ اخبار کی زہر افشانی اور شیخ الحدیث کا احتجاجی خطاب:

حضرت قبلہ والد صاحب نے نماز جمعہ سے قبل پاکستان اسٹینڈرڈ (اخبار) جس نے سنت رسول ﷺ کی مخالفت میں زہر اگلا ہے کے خلاف حکومت سے شدید احتجاج کیا اور اخبار مذکورہ کی شدید مذمت کی۔ (۱۸ فروری ۵۵)

---

(۱) مرحوم عثمان الدین استاد اکوڑہ خٹک کے ایک معزز خاندان کے سرکردہ بزرگ تھے' یہ خاندان ہمارے جد امجد کی قدیم رہائش گاہ واقع محلہ باغبانان اکوڑہ خٹک کے ہمسائے تھے' یہ ہمارے اجداد جناب عبدالحمید بابا جناب میر آفتاب (والد ماجد جد امجد مرحوم) وغیرہ کا آبائی گھر تھا۔ شیخ الحدیث قدس سرہ کا مولد بھی یہی گھر تھا' بعد میں جد امجد الحاج معروف گل محلہ ککی زئی کے مکان میں منتقل ہوئے' یہاں مسجد تعمیر کی گئی جو عرصہ تک قدیم دارالعلوم حقانیہ کا مرکز رہی۔ جد امجد مرحوم نے اس مسجد کی امامت وخطابت کے خدمات حسبۃ للہ انجام دیتے رہے' جسے بعد میں شیخ الحدیث مولانا عبدالحق قدس سرہ اور انکی اولاد نے جاری رکھا۔ خود ذریعہ معاش تجارت رکھا اسی سلسلہ میں آپ نے عمارتی چوب کا کاروبار کیا' تو جناب عثمان الدین استاذ مرحوم کو اس کاروبار میں شریک رکھا' اس مسجد قدیم کے سامنے عمارتی لکڑی کا ایک بڑا گودام تھا' ہماری آبائی ملکیت کی یہ عمارت اب تک گودام کے نام سے مشہور ہے۔

منکرین حدیث کی تباہی خسرو پرویز کی طرح:

والد صاحب نے فرمایا کہ خسرو پرویز (کسریٰ) نے نبی کریم ﷺ کے والا نامہ (حدیث) پھاڑ ڈالا' خدا تعالیٰ نے حسب ارشاد نبی ﷺ اسے بھی ٹکڑے ٹکڑے کردیا۔ اسی طرح پرویزیوں (منکرین حدیث) کو بھی خدا ہلاک کر ڈالے گا۔

والد کا نماز جمعہ میں برائے نام مسلمانی کے موضوع پر خطاب:

۲۳ ستمبر کل والد ماجد مدظلہ' مولوی نور الحق کے والد حضرت پیر صاحب کی وفات پر فاتحہ خوانی و تعزیت کیلئے محب بانڈہ تشریف لے گئے۔ حافظ سید نور بادشاہ بھی ساتھ تھے۔ حضرت والد صاحب نے رات کو وہاں دو ڈھائی گھنٹے تقریر بھی کی آج دوپہر کو واپسی ہوئی' نماز جمعہ سے قبل والد صاحب نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ آج ہماری حالت یہ ہے کہ اسلام بھی ہمارے ہاں ایک برادری کے نام جیسا ہے جیسا کہ سید شیخ قریشی وغیرہ کی نسبتیں' ان کے لئے کسی کسب و کام کی ضرورت نہیں' اسی طرح ہم آج برائے نام مسلمان ہیں۔ کرتے کچھ بھی نہیں ہیں' ہمیں صحیح معنوں میں مسلمان بننا چاہیے' کلمہ لا الہ الا اللہ پر ہمیں سوچنا ہوگا کہ ہم کس چیز کا اثبات اور نفی کر رہے ہیں۔ ہم سب کو بر حال اور بر وقت خداوند کریم کا مطیع ہونا چاہیے۔ سامعین میں اکثر لوگ باہر سے آنے والے مہمان تھے۔

شیخ الحدیث صاحب کا تعمیر بیت اللہ اور اسلامی شعائر کیلئے قیام کے حضرت ابراہیم کی جدوجہد کے موضوع پر خطاب جمعہ

والد ماجد نے نماز جمعہ سے قبل تعمیر بیت اللہ' اعلائے کلمۃ اللہ اور اسلامی شعائر کے قیام کے سلسلے میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی جدوجہد اور خداوند تعالیٰ کی خاطر مال اولاد بیوی اور وطن و ملک کی قربانیوں پر روشنی ڈالی۔ نماز جمعہ میں خان شیر افضل خان صاحب بدرشی نے بھی شرکت کی۔ (۳۰ ستمبر)

والد ماجد کے سفر لوند خوڑ اور خطاب:

پرسوں والد ماجد جناب عبدالغنی صاحب کے لڑکوں کے ختنہ کی تقریب میں شرکت کیلئے لوند خوڑ گئے۔ وہاں رات کو عظیم الشان اجتماع سے خطاب فرمایا اور پھر کل شام واپس ہوئے۔ (۰۲ اکتوبر)

شیخ الحدیث کا مولانا اظہار الحق آف جلالیہ کی شادی کی تقریب میں شرکت:

۵ اکتوبر ۵۵ء صفر المظفر حضرت والد ماجد جلالیہ علاقہ چھچھ میں مولوی اظہار الحق فاضل حقانیہ کی شادی کے تقریب میں شرکت کے لئے تشریف لے گئے۔

مولانا حکیم محمد عمر مردان کی شادی

۶ اکتوبر ۵۵ء۔ بندہ اور اراکین دار العلوم حاجی یوسف صاحب' نور بادشاہ صاحب رحمان الدین' ملک امر الحق دار العلوم حقانیہ کے فاضل مولوی محمد عمر صاحب کی شادی کے تقریب میں شرکت کے لئے مردان روانہ ہوئے۔ نوشہرہ

میں والد صاحب جلالیہ سے واپسی پر ہمارے ساتھ آملے اور پھر ہم مردان پہنچے۔ جہاں والد صاحب کی اکثر زعماء مردان سے ملاقاتیں بھی ہوئیں۔ شام کو چناب ایکسپریس اکوڑہ سے واپسی ہوئی۔ برلب سڑک اکوڑہ خٹک میں مولانا عبدالرحمٰن کاملپوری سے بھی ملاقات ہوئی۔ مختصر گفتگو بھی کی۔

شیخ الحدیث کا آفات وبلیات کی وجوہات کے موضوع پر تقریر جمعہ:

(۷راکتوبر) والد ماجد نے نماز جمعہ سے قبل تقریر میں ''آفات وبلیات کے وجوہات'' پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے خشیت الٰہی' عدل' انصاف صدق وامانت کے فقدان پر اظہار وغم وافسوس کرتے ہوئے لوگوں کی توجہ اس طرف دلائی۔ علماء وطلباء کو مخاطب کرتے ہوئے اخلاقی حالت گرنے پر ازحد افسوس فرمایا کہ آخر ہماری اصلاح کس چیز سے ہوگی' قرآن وسنت اور علم سے ہم نہ سدھرے' ہماری زندگی کا کونسا حصہ ہے جس میں ہم خشیت الٰہی کے ساتھ امر بالمعروف ونہی عن المنکر کی پابندی کرتے ہوں' اس موقع پر سامعین پر اچھے خاصے اثرات تھے۔

باضابطہ سنگ بنیاد کے لئے دارالحدیث کا انتخاب سنت نبوی کی عجیب متابعت

۱۳راکتوبر ۵۵ مطابق' صفر ۱۳۷۵ھ بنیادی بھری جارہی ہیں' ۳۰۔۳۵ مزدور آج کل کام کررہے ہیں۔ آج والد ماجد اور دیگر اساتذہ' طلبا واراکین نئی زیر تعمیر عمارت میں تشریف لے گئے۔ بنیادیں چونے گارے سے بھرگئی ہیں۔ باضابطہ سنگ بنیاد رکھا گیا۔ ایک پتھر منتخب کیا گیا والد ماجد صدر صاحب (مولانا عبدالغفور سواتی) اور دیگر حاضرین نے طویل خشوع وخضوع سے دعا کی' قبولیت کے آثار نمایاں تھے' والد ماجد نے سنت نبوی کے اتباع میں پتھر ایک چادر میں رکھنے کی تجویز پیش کی اس پر سب خوش ہوئے اساتذہ طلباء سب نے مل کر پتھر اٹھوایا پھر نہایت عاجزی سے والد ماجد نے دعا کی اور واذ یرفع ابراھیم القواعد من البیت واسمعیل ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم کاورد کرتے رہے' سب آمین کہہ رہے تھے پھر سارے حاضرین نے حضرت صدر صاحب کے کہنے پر تین مرتبہ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم پڑھا اور سب نے عاجزی خشوع سے دعا کی قبولیت کے آثار وانوار نمایاں تھے۔ ایک کیفیت وسرمستی سب حاضرین پر طاری تھی عجیب دلکش منظر تھا پھر والد ماجد اور حضرت صدر صاحب (ومولانا عبدالغفور سواتی مرحوم) نے مل کر پتھر مل کر چادر میں اٹھایا اور مجوزہ دارالحدیث کی مغربی سمت کے شمالی کونے میں رکھ دیا۔ خداوند کریم اس عمارت کو پایہ تکمیل تک پہنچا کر علوم ومعارف الٰہیہ کی نشرواشاعت وحفاظت اسلام کا ذریعہ بنادے' اور اسلام کیلئے ایک مضبوط ناقابل شکست قلعہ اور چھاؤنی ثابت ہو۔ امین

شیخ الحدیث کے نماز جمعہ کا خطاب۔ سیلاب شامت اعمال ہے:

۱۴راکتوبر جمعہ۔ والد ماجد نے نماز جمعہ کے خطاب میں پنجاب کے سیلاب کو موضوع سخن بناتے ہوئے کہا کہ یہ سب کچھ ہماری شامت اعمال ہے' اس کے علاوہ اور کچھ نہیں مگر ہماری آنکھوں پر (غفلت کے) پردے ہیں خطاب میں

انہوں نے پنجاب اور دیگر علاقوں میں موجودہ بے حیائی کی شدید مذمت کی اور لوگوں کو عفت وعصمت انابت الی اللہ' خشوع وخضوع کی تلقین فرمائی۔

علامہ گیلانی کی کتاب امام ابوحنیفہ کی سیاسی زندگی پر تاثرات:

اس ہفتہ ڈائری لکھنے کا التزام ترک ہو رہا ہے' کاش مجھے خداوند کریم ثبات واستقامت اور کام کو انجام تک پہنچانے کی ہمت و عادت عطا فرمائے۔ آمین۔ دن کو اکثر دارالعلوم کی تعمیر دیکھنے جاتا ہوں' آج علامہ گیلانی کی کتاب ''امام ابوحنیفہ کی سیاسی زندگی'' کا مطالعہ شروع کیا۔ اس موضوع پر پہلی اور انوکھی وبہترین کتاب ہے۔ کلیات سے جزئیات نکالنا اور نقطے کو تفصیلات میں بدلنا علامہ گیلانی کا خاصہ ہے۔ خدا تعالیٰ اسے اسلام کی خدمت کیلئے تاحین حیات سلامت رکھے تاکہ ہم ان کے فیوضات سے ہم مستفید ہوں۔ پہلے بھی اس کتاب کا مطالعہ کیا تھا' لیکن بدقسمتی سے ذہن میں کوئی بات محفوظ نہیں رہی۔ آج پھر مفصل مطالعہ شروع کر دیا ہے۔ اور مکمل (ختم) کرنے کا ارادہ ہے انشاء اللہ تعالیٰ۔ امام ابوحنیفہ کی جلالت' عظمت مرتبت اور علوشان اس کتاب سے ظاہر ہوتی ہیں۔ حق پسندوں کیلئے اس میں بہت کچھ ہے' حقانیت امام واقربیت مذہب اہل السنۃ کیلئے قوی حجج (دلائل) مل سکتے ہیں۔ علم میں عبقریت وجامعیت' سیاست میں صحیح اسلامی سیاست کے علمبردار مالی حالت میں زبردست تاجر' سخاوت میں حاتم طائی اور زہد میں جس کے شاگرد داؤد طائی ہوں' قانون سازی میں امام اور بانی جس نے محمد' ابو یوسف' زفر جیسے قاضی پیدا کئے' یہ سب امام صاحب کا خاصہ ہے۔

عبار اتنا شتی وحسنک واحد وکل الی ذاک الجمال یشیر

اے مقتدائے اسلام' اے عزیمت واستقامت کے اولین زبردست جامع تحریکی شخصیت کے حامل امام آپ کی قبر پر ہزاروں رحمتیں' تو نے کروڑوں مسلمانوں کی رشد وہدایت کی' رہنمائی کی۔ رضی اللہ عنہ واجعل فیوضاتہ علینا سابغۃ

پشاور میں سیرت کمیٹی اور انجمن تبلیغ الاسلام کے زیر انتظام سیرت النبی ﷺ کے موضوع پر جلسوں میں شیخ الحدیثؒ کی شرکت اور خطابات:

۲۹۔ اکتوبر۔ ۱۲ ربیع الاول ۷۶ء: والد ماجد کے ساتھ اجتماعات سیرت میں شرکت کے لئے پشاور گیا۔ سید نور بادشاہ صاحب اور میر احد گل میاں (شیخ میاں صاحب) بھی ہمراہ تھے' عصر کو ۴ بجے پہنچے۔ حاجی کرم الٰہی صاحب نے ٹیلیفون کر کے ہمیں اپنے ہاں آنے کی دعوت دی۔ اس لئے پہلے وہاں گئے۔ بعد والد ماجد مدظلہ کا سیرت کمیٹی کے زیر انتظام اسلامیہ ہائی سکول کے جلسہ میں خطاب تھا' وہاں شام تک والد ماجد نے تقریر کی' پھر حاجی صاحب کے ہاں آ کر کھانا کھایا۔ عشاء کے بعد پشاور صدر میں انجمن تبلیغ الاسلام کے زیر انتظام جلسہ میں والد صاحب نے تقریر کرنی تھی' وہاں گئے' حاجی یوسف صاحب' مولوی عبداللہ شاہ' رحمان الدین حاجی صاحب بھی بعد میں پشاور پہنچ گئے وہ بھی جلسہ میں شریک ہوئے۔ یہاں والد ماجد مدظلہ نے ڈھائی گھنٹہ تک ولولہ انگیز اور پراثر تقریر کی۔ حاضرین کی تعداد کافی تھی' رات

سونے کیلئے حسب وعدہ حاجی کرم الٰہی کے ہاں گئے۔

مولانا عبدالحنان ہزاروی کی آمد‘ والد صاحب سے ملاقات اور زیر تعمیر رقبہ کا معائنہ

۳۰ر اکتوبر: صبح حاجی صاحب کے ہاں ناشتہ سے فراغت پر رخصت ہوئے۔ مولانا الحاج عبدالحنان ہزاروی آج والد صاحب سے ملاقات کے لئے اکوڑہ آرہے تھے‘ اس لئے پشاور سے جلدی نکل آئے۔ ۱۰ بجے اکوڑہ پہنچے۔ مولانا عبدالحنان ہزاروی ہم سے پہلے پہنچ گئے تھے۔ والد صاحب سے تفصیلی ملاقات ہوئی ۴۔۵ گھنٹہ یہاں رہے۔ مولانا امسال حج سے واپس ہوئے ہیں‘ دارالعلوم کے زیر تعمیر رقبہ دیکھنے کے لئے بھی تشریف لے گئے۔

ضرورت علم دین وفضیلت علماء پر شیخ الحدیث صاحب کا خطاب:

والد صاحب نے ضرورت علم دین وفضیلت علماء پر بہترین تقریر کی۔ جمعرات کے دن میاں اکرم شاہ صاحب تشریف لائے۔ اپنے لاڈلے ننھے بیٹے مختیار عالم شاہ کو ہمارے سپرد کردیا تاکہ یہاں اس کی تعلیم وتربیت ہو (شعبہ) تعلیم القرآن میں داخل کئے گئے‘ ہماری بیٹھک میں مقیم ہیں۔

اس ہفتہ کے دوران تقریباً تمام پرانے خطوط کے ذخیرے چھانتا رہا۔ اس باغیچہ میں ہر رنگ‘ ہر قسم کے پھول‘ ہر قسم کے میوے ہر قسم کے کانٹے اور خس وخاشاک پائے گئے۔ کافی تکلیف (محنت) کے بعد گنجینہ علم وعرفان ونجات اور سرمایہ آخرت تک پہنچا۔ بہت کام کے خطوط ہاتھ آئے‘ جوان شاء اللہ ضائع ہونے سے بچ گئے‘ جن میں حضرت شیخ مدنی مدظلہ (حسین احمد صاحب)‘ حضرت شیخ الادب اعزاز علی صاحب‘ حضرت مہتمم مدظلہ دیوبند (قاری طیب صاحب) نائب مہتمم (مولانا مبارک علی) مدظلہ‘ مولانا عبدالسمیع‘ مولانا محمد میاں ناظم جمعیۃ‘ مفتی احمد سعید صاحبزادہ اسعد سلمہ مولوی عبدالاحد دیوبند‘ مولانا شمس الحق افغانی‘ مولانا نصیر الدین غورغشتی‘ مولانا مفتی محمد حسن لاہور‘ مولانا عبیداللہ انور لاہور‘ مولانا غلام غوث ہزاروی‘ مولانا بہاء الحق قاسمی‘ مولانا گل بادشاہ سرحد‘ خواجہ نظام الدین تونسہ شریف‘ مولانا عبدالحق نافع‘ مولانا ازہر شاہ قیصر‘ مولانا عبدالحنان ہزاروی‘ پیرزکوڑی شریف‘ مولانا عبداللہ درخواستی‘ مولانا خیر محمد ملتان‘ مولانا عبدالخالق قاسم العلوم ملتان‘ مولانا محمد اشرف صاحب پشاور‘ مولانا قاضی زاہد الحسینی‘ مولانا محمد شفیع دیوبندی‘ مولانا احتشام الحق تھانوی‘ مولانا ایوب جان پشاور‘ مولانا عبدالقیوم پوپلزئی‘ حاجی وجیہ الدین کراچی‘ حاجی قاسم الدین‘ ملک مرادخان شنواری‘ خان اعلیٰ زمان خان اکوڑہ‘ محمد جلال شہزادہ جہانگیر آباد‘ قاضی امین الحق‘ بادشاہ گل‘ قاضی عبدالسلام مولانا سیاح الدین کاکاخیل‘ دادا جان حضرت قبلہ حاجی معروف گل قدس سرہ‘ مولانا سید احمد قدس سرہ العزیز شالفین صاحب حق‘ حاجی غلام حسین مرحوم رفیق جد امجد فی الاخرۃ‘ ودیگر ممتاز اکابرین واساطین امت جن کے نام یاد نہیں قابل ذکر ہیں۔

خصوصاً ان خطوط میں سے جو دیوبند کے زمانہ تدریس میں والد ماجد مدظلہ کو اکابرین واساتذہ دیوبند نے لکھے تھے‘ خاص

مفید ہیں‘ ان سے والد ماجد کی گزشتہ (ماضی زندگی قیام وحالات دیوبند وغیرہ پر روشنی پڑتی ہے۔ خدا ان جواہر پاروں کو محفوظ رکھے۔ امین۔

۸ ستمبر ۱۹۵۵ء: والد ماجد دارالعلوم اسلامیہ شیر گڑھ کے سالانہ اجلاس میں شرکت کے لئے اگلے دن واپسی ہوئی

مذہبی سیاسی حکومتی باگ ڈور نااہل کے ہاتھ میں علامت قیامت

۹ ستمبر: والد ماجد نے نماز جمعہ سے قبل تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ دیانت وامانت پر یہ کارخانہ عالم چل رہا ہے‘ اگر ملکی معاملات سیاسی باگ ڈور اور مذہبی قیادت بدنام وبددیانت لوگوں کے ہاتھ میں ہوگی‘ تو سمجھ لو کہ عالم اکبر کے ضعف کا زمانہ آ گیا ہے‘ اور قیامت قریب ہے‘ آج ہمارے ہر قسم کے معاملات کی باگ ڈور نااہل رہنماؤں کے ہاتھ میں ہے‘ رشوت ستانی اور بددیانتی کا ہر طرف دور دورہ ہے‘ اس کے علاوہ بھی کافی بیان کیا۔

۱۱ ستمبر: والد ماجد کسی جنازہ کی ادائیگی کے لئے شیدو تشریف لے گئے‘ شام کو واپسی ہوئی۔

مولانا سمیع الحق کے مشاغل ۔۔۔ مطالعہ اور تاثرات

دوائی لینے کے لئے سفر راولپنڈی اور کتب کی خریداری :

آج راولپنڈی حکیم صاحب سے دوائی (مرض ناخن کے لئے) لینے گیا۔ حکیم صاحب نہیں تھے تو قاری محمد امین صاحب کی معرفت حکیم ڈاکٹر محمد اسلم حیات سے دوالی۔ وہاں مولانا عبدالحنان ہزاروی سے بھی ملاقات ہوئی۔ پھر کتب خانہ اشرفیہ سے سوانح قاسمی جلد اول مولفہ مولانا مناظر احسن گیلانی مبلغ ۷ روپیہ میں اور مولانا علی میاں کی ”ماذا اخسر العالم بانحطاط المسلمین“ بھی خرید لئے واپسی جمعرات کے دن ہوئی۔

پہلی دفعہ نماز تراویح کی امامت:

۸ رمئی ۱۵ رمضان بندہ نے پہلی مرتبہ اپنی مسجد میں نماز تراویح پڑھائی۔ (۵۵)

سفرنامہ دیار عرب کے بارے میں احساسات:

۶ ستمبر ۵۵ء موافق ۱۸ محرم ۱۳۷۵ھ‘ آج سے روزنامچہ (ڈائری) لکھنا شروع کی‘ خدا تعالیٰ التزام کی توفیق عطا فرمائے۔ صبح دریائے کابل کی طرف گیا اس دوران مسعود عالم ندوی کا سفرنامہ دیار عرب پڑھنا شروع کیا‘ تقریباً سو صفحات پڑھے۔ مصنف کو تصوف سے بہت چڑ ہے۔ اور ہر شئی میں ضرورت سے زیادہ جدت پسندی اور سلفیت کا اظہار کرتے رہتے ہیں۔

قاری کی تلاوت سے انسان کی ابتداء وانتہاء اور مقصد تخلیق پر غور وفکر:

صبح جامعہ کے قاری کی اذان کے ساتھ جو لاؤڈ اسپیکر میں کی جاتی ہے‘ اٹھا (بیدار ہوا) قاری صاحب نے اذان کے بعد سورہ الرحمٰن کی تلاوت شروع کی۔ خلق الانسان من صلصال کالفخار سے دل پر عجیب کیفیت طاری ہوئی کہ

انسان اتنی کمزور چیز سے پیدا کیا گیا' پھر خدا کے بعد تمام مخلوق میں سب سے بہتر بھی اسی کو بنایا۔ انسان کا مقصد تخلیق کیا ہے اور اسے کرنا کیا چاہیے تھا؟ خیالات وافکار کا ہیجان اور نیم غنودگی کا عالم تھا' میں سوچ رہا تھا کہ آخر اس حیات کا نتیجہ کیا ہے کہ قاری نے کل من علیها فان کا نغمہ دلسوز سنا دیا۔

آہ ابتداء کیسی ضعیف چیز ہے اور انتہاء کیسی بے کسی اور بے بسی پر لیکن حضرت انسان درمیانی حالت ان سب چیزوں سے بے خبر (غفلت میں پڑا رہتا ہے) (۷ر ستمبر ۵۵ء)

شرح عقائد اور موضوع کی پیچیدگی:

امسال صبح کے پہلے دو گھنٹے (پیریڈ) تعلیم سے خالی ہیں۔ اسلئے مطالعہ اور دوسرے کام وغیرہ کرتا ہوں۔ نماز صبح کے بعد صدر صاحب (مولانا عبدالغفورؒ المعروف ھمزؔ مولوی) کے مکان پر شرح عقائد کا مطالعہ کیا۔ تکوین وارادہ خداوندی کا مبحث تھا۔ ماتریدیہ' اشاعرہ وغیرہ نے موضوع سخن کو پیچیدہ بنا دیا ہے۔ اس اختلاف میں اکثر بھٹکتے ہیں۔ بہر حال معتزلہ نجاریہ کرامیہ کے مسالک پر تبصرہ کیا جارہا ہے' کل ان شاءاللہ رؤیت خداوندی کی بحث شروع ہوگی۔

مصنف دیار عرب کی زائد از ضرورت اجتہاد و جدت پسندی:

دوپہر کے وقت ''دیار عرب میں چند ماہ'' کا مطالعہ کیا' تقریباً نصف سے زیادہ پڑھ لیا۔ مصنف کو تصوف و مشیخت رائجہ سے خاص چڑ ہے۔ علماء عصر کو جامد اور بے وقعت وخود غرض سمجھتے ہیں جو کہ اکثر اپنے عمامہ وجبہ کی حفاظت کر رہے ہیں' ان کے خیال میں اخوان المسلمین بھی زیادہ تر جذبات پر استوار ہے اور علمی وعملی فکر ونظر سے خالی ہے۔ مختصر المعانی اور شرح جامی جیسی کتب اس کے خیال میں برے وبیکار ہیں' مصنف اسلام کی خدمت کا درد رکھتے ہیں اور اس کے لئے کچھ کرنا چاہتے ہیں' لیکن نئے ڈھانچوں میں ڈھل کر کاش کہ اس آزاد خیالی اور زائد از ضرورت اجتہاد و جدت پسندی کو ترک کر دیتے ابھی مطالعہ جاری ہے' شاید دو دن میں ختم ہو جائے

مولانا محمد علی سواتی سے احوال تعلیم وتعلم پر گفتگو اور طلباء کا تکرار و مطالعہ میں انہماک:

ظہر کے بعد مولانا محمد علی سواتی مدرس دارالعلوم کے ساتھ ان کے تعلیم وتعلم اور احوال وغیرہ کے متعلق گفتگو ہوئی۔ بعد العصر سائیکل پر تفریح کے لئے نکلا۔ شام کے بعد شرح عقائد کا تکرار کیا۔ سہ ماہی امتحانات قریب ہیں دارالعلوم کے ماحول میں گہما گہمی ہے' دن رات تکرار و مطالعہ کا مشغلہ جاری ہے۔ خدا سب کو مزید توفیق عطا فرمائے۔

اجتہادی شان استعمال نہ کریں' اعتدال پر آئیں:

صبح ''دیار عرب'' کا قدرے مطالعہ کیا لیکن خاص دلچسپی نہ ہوئی۔ آج جماعت اسلامی کے لائل پوری آرگن ''المنیر'' کی اشاعتِ خاص نظر سے گزری' مولانا مودودی نے بخاری شریف واحادیث کے متعلق اپنے مسلک کی وضاحت کی ہے۔ لیکن بے جا تاویلوں اور تعبیروں سے کب تک کام لیا جاسکتا ہے' معتدل راستہ یہ ہے کہ وہ اس آزاد خیالی اور اجتہادی شان

کو ہر جگہ استعمال نہ کرے' انکے مسلک کے رو سے علماء ومشائخ کی وقعت (قاری کے دل میں) ضرور کم ہو جاتی ہے' خدا انہیں راہ اعتدال پر لائے۔ کام تو نظم وتنظیم کے لحاظ سے بہت اعلیٰ کرتے ہیں' دیگر مضامین بھی اچھے اور مفید۔ اخوان المسلمین کے جگر سوز مظالم کو بیان کیا گیا ہے۔ رسالے کا اکثر حصہ اہل حدیث حضرات پر تنقید وتبصرہ کا جواب شکوہ وشکایت اور اصحاب جماعت کے احادیث سے متعلق مضامین پر مشتمل ہے۔ ہمیں تو خذ ما صفا ودع ما کدر پر عمل کرنا چاہیے۔

ارادہ کو صفت الٰہی ماننے سے قائلین تناسخ کی پیچیدگیاں حل ہو جائیں گی:

ظہر کے بعد شرح عقائد کے درس میں ارادہ صفت الٰہی ہونے کی بحث تھی' حضرت الاستاد نے تناسخ کے قائلین کے سوالات وتحقیقات نقل کیے اور فرمایا کہ اگر ارادہ کو صفت الٰہی مانا جائے تو مسئلہ تناسخ والوں کے بہت سی پیچیدگیاں اور شبہات حل (ختم) ہو جائیں گے۔

آج طبیعت کچھ پریشان تھی' عصر کی نماز کے بعد تفریح کے لئے نکلا طبیعت کچھ معتدل ہوئی' خداوند کریم فراغت قلب واطمینان نصیب فرمائے۔ اعمال خراب ہوں تو بدن' قلب اور روح سب کچھ معطل معلوم ہوتے ہیں' سچ ہے کہ ظاہری حالت کا باطن پر اور باطن کا ظاہر پر اثر ہوتا ہے۔

کوہستان اخبار میں جمعیۃ الطلباء حقانیہ کے مطالبات اور الجزائر کے مسلمانوں کے حق میں قرار دادیں:

کوہستان اخبار میں اجمل خٹک پر خان عبدالغفار کی شرکت اور مانکی کنونشن کے سلسلہ میں کچھ اعتراضات پر بحث کی گئی ہے۔ جمعیۃ الطلبہ حقانیہ کے مطالبات بھی شائع ہوئے ہیں۔ الجزائر کے مسلمانوں' اخوان کے قیدیوں اور اسلامی دستور کے سلسلہ میں قرار دادیں پاس کی گئی ہیں' خدا ہمیں صحیح اسلامی سیاسی شعور عطا فرمائے تاکہ دین کی صحیح خدمت ہو سکے۔ الفلاح اخبار میں بھی جمعیۃ الطلبہ کے مطالبے چھپ گئے ہیں۔

مکتوبات آزاد کا راتوں رات مطالعہ اور آزاد سے والہانہ وابستگی کا اظہار:

سعید صاحب (مولانا قاری سعید الرحمٰن مرحوم) سے ملا۔ مکاتیب ابوالکلام (کتاب) لائے تھے' یہ آزاد کے چند مکتوبات بنام علامہ شبلی نعمانی' علامہ سلیمان ندوی' محی الدین احمد وبعض دیگر حضرات کے نام کا جدید مجموعہ ہے۔ اس میں اکثر خطوط سید سلیمان ندوی کے نام ہیں' شام کے بعد راتوں رات کتاب سرسری مطالعہ سے ختم کر ڈالی۔ ضروری مطالعہ کے بعد جب بھی کوئی نئی کتاب نظر آتی ہے تو دیکھنے کو ترستا ہوں اور جب لکھنے والا امام الہند آزاد ہو تو پھر ''وفور اشتیاق'' اور بے صبری کا کیا عالم۔ اگر کتاب زیادہ طویل ہوتی تو شاید نیند بھی چھوٹ جاتی۔　　(۹ر ستمبر ۵۵ء)